فکرونظر

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نفاذِ شریعت میں مسجدی قیادت کا عملی کردار

نفاذ شریعت میں متعدد عملی اقدامات کو مرکزی اہمیت حاصل ہے۔ عملی اقدامات سے مراد ایسی موزوں تدبیریں ہیں جن سے شرعی احکام کی تعمیل میں سہولت ہوتی ہے اور ان کی خلاف ورزی کے امکانات کا قبل از وقت سدِّباب ہوتا ہے۔ موثر عملی اقدامات کے بغیر نفاذ شریعت کی انقلابی تحریک کا ثمرآور ہونا محال ہے۔

عملی اقدامات کے دو واضح مقاصد

نفاذ شریعت کے لیے بنیادی عملی اقدامات کے دو واضح مقاصد یہ ہیں:

اوّل: زندگی کے جملہ چھوٹے بڑے شعبوں میں مختلف عملی طریقوں سے شرعی احکام کو اس خوش اسلوبی سے نافذ کرنا کہ اتباع شریعت کی ضرورت اور افادیت کو ہر خاص و عام کی دلی تائید حاصل ہو جائے۔ یعنی ہر فرد انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں برضا و رغبت اپناتا چلا جائے۔

دوم: ایسے موثر اور جچے تلے عملی اقدام اٹھانا کہ احکام شریعت سے خواہ مخواہ خائف یا بدگماں ہونے والوں کے تمام شکوک و شبہات کا مناسب مداوا ہوتا چلا جائے۔

مجوزہ اقدامات کے لیے سائنسی تیاری

عملی اقدامات کی منصوبہ بندی اور ان کی موثر تعمیل کے لیے ہر سطح پر باضابطہ تیاری ناگزیر ہے۔ یہ تیاری قانونی اور غیر قانونی، چھوٹی اور بڑی سطوح پر لازمی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تیاری کا یہ سارا سلسلہ یوں انجام پذیر ہو کہ ہر خاص و عام میں نفاذ شریعت کے لیے صحیح جذبہ، صحیح رجحان اور صحیح عمل خاطر خواہ طریق سے فروغ پائے اور اتباع شریعت فکر و عمل کا فطری لازمہ بنتا چلا جائے۔

مسجدی قیادت کے بنیادی فرائض

نفاذِ شریعت کے ہر پہلو میں مسجدی قیادت کو محوری اور مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ مسجدی قیادت کے کردار کو دو شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اول: معالجاتی کردار

دوم: احتیاطی کردار

معالجاتی کردار کا دائرۂ اختیار

شرعی احکام کے مؤثر نفاذ اور غیر شرعی افعال کے علاج واستیصال کو مسجدی قیادت کا معالجاتی کردار کہا جا سکتا ہے۔ اس کردار کی مؤثر ادائیگی کے لیے سب سے پہلے یہ امر ضروری ہے کہ ملک کی تمام مساجد کے متعلقہ دائرۂ اختیار متعین کر دیئے جائیں۔ یعنی اس امر کا حتمی فیصلہ کر لیا جائے کہ وطن کی ہر مسجد کا حلقۂ اثر کس گاؤں، کتنے گلی بازار یا محلے کے کتنے مکانوں کی کتنی آبادی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس طرح سارے ملک کو باضابطہ طور پر مسجدی علاقوں میں شمار کر لینے کے بعد ہر مسجد کو اپنے مخصوص حلقہ میں مندرجہ ذیل اختیارات استعمال کرنے کا آئینی طور پر مجاز قرار دے دیا جائے:

(الف) اپنے حلقۂ اختیار کے چھوٹے موٹے مقدموں، تنازعوں، معاملوں وغیرہ کے لیے کسی مقامی عدالت خفیفہ کا کردار،

(ب) مسجدی علاقے میں ہونے والی خوشی اور غمی کی مجالس کا انعقاد، یعنی نکاح اور انتقال وغیرہ کی مجالس کو احکامِ شریعت کے مطابق انجام پذیر ہونے کا اہتمام کرنا۔

(ج) مسجدی علاقہ میں امن برقرار رکھنے اور ہنگامی حالات سے پیدا شدہ مسائل سے نمٹنے کا مرکز وغیرہ۔

ان معالجاتی اقدام سے لوگوں کو اپنی قریبی مسجد میں سستا اور فوری انصاف اور اپنے روزمرہ مسائل کا مؤثر علاج میسر آ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی مسجد کی علاقے میں امن وامان کی صورتِ حال بھی سدھر جائے گی۔

احتیاطی کردار کے چند پہلو

بجا طور پر کہا گیا ہے کہ "پرہیز علاج سے بدرجہا بہتر ہے" اس لیے شرعی احکام کی خلاف ورزی

کے بعد ہی حرکت میں آنے کی بجائے مسجد کی قیادت کو ایسے احتیاطی اقدام اٹھانے پر خصوصی توجہ دینی چاہیے جن سے شریعت کی خلاف ورزی کے مواقع پیدا ہی نہ ہوں یا ان میں خاطر خواہ کمی واقع ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل احتیاطی اقدام مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۔ شرعی قوانین و ضوابط کی مؤثر تفہیم و اشاعت۔

۲۔ مسجد سے ملحق مفید اداروں کا قیام۔

۳۔ اندرون مسجد تعمیری مشاغل کی ترویج۔

۴۔ مسجد کے گرد و نواح میں تعمیری مشاغل کی تنظیم۔

۱۔ شرعی قوانین و ضوابط کی مؤثر تفہیم و اشاعت:

اس غرض کے حصول کے لیے خطباتِ جمعہ میں اختلافی مسائل اور فضول جذباتیت سے اجتناب پر زور دیا جائے اور اس کی بجائے روزمرہ زندگی سنوارنے کے لیے اسلامی اصولوں کی مؤثر نشر و اشاعت کی جائے۔ اس کے علاوہ مسجد میں گاہے گاہے خصوصی مجالس منعقد کی جائیں جن میں کسی نہ کسی رنگ میں اسلامی انداز حیات کو اپنانے کی ضرورت اور افادیت ذہن نشین کرائی جائے۔

۲۔ مسجد سے ملحق مفید اداروں کا قیام:

مسجد کو نمازوں کی ادائیگی تک ہی محدود کر دینا بہت بڑی زیادتی ہے۔ سنہری تاریخ میں مسجد نے ہمیشہ زندگی کے تمام شعبوں میں تیاری کے سامان فراہم کیے ہیں۔ مسجد کے اس کردار کے احیاء کی ضرورت ملّتِ اسلامیہ کو آج شاید پہلے سے کہیں زیادہ ہے اور یہ بات تبھی ممکن ہے جب مسجد کے ساتھ یا ارد گرد اس قسم کے تعمیری اداروں کی بنا بھی ڈال دی جائے۔ مثلاً: کتب خانہ، شفاخانہ، بیکاروں اور ناداروں کی فنی تربیت کا ادارہ وغیرہ۔ مسجد سے ملحق تعمیر سے یہ ادارے ملی ضرورتوں کو مؤثر طریقے سے پورا کر کے عامۃ الناس میں احکامِ شریعت کے اتباع اور خلاف ورزی سے اجتناب کے صحت مند رجحان کو فروغ دینے میں مفید ثابت ہوں گے۔

۳۔ اندرونِ مسجد تعمیری مشاغل کی ترویج:

متعدد مساجد میں فرض نمازوں کے علاوہ اکے دکے تعمیری مشاغل کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ مگر اکثر حساس مسلمانوں کو یہ شکایت بھی ہے کہ کئی مساجد میں یا تو فرض نمازوں کے سوا کچھ نہیں

جوتا با پھر اختلافی مسائل پر جارحانہ بحثیں اور مخالف مسلک پر کیچڑ اچھالنے کا دور دورہ رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مسجد میں اس قسم کی حرکات کا ارتکاب نہایت غیر مستحسن ہے۔ اس کی بجائے مساجد میں تعمیری مشاغل کو فروغ دینا ضروری ہے۔ مثلاً قرأت کی تربیت اور مقابلے، خطابت کی تربیت، حمد و نعت کی مجالس، تعلیم بالغان کی جماعتیں، محلہ کی اصلاحی مجلس کے اجلاس وغیرہ۔ اس قسم کے تعمیری مشاغل میں شمولیت سے اسفل جذبات کی تصعید ہوتی ہے اور یوں انسان احکامِ شرعی کی خلاف ورزی کی ترغیب یا ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۔ مسجد کے گرد و نواح میں تعمیری مشاغل کی تنظیم:

تعمیری مشاغل کا دائرۂ تنظیم مسجد کی چار دیواری ہی نہیں بلکہ مسجد کا گرد و نواح بھی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مسجد کے ارد گرد کے علاقہ میں اس قسم کے تعمیری مشاغل کا اہتمام ہو سکتا ہے:

(الف) امام مسجد کی زیر قیادت اور مسجدی مجلس کے تعاون سے صحت و صفائی کی منظم مہمیں،

(ب) بچوں اور نوجوانوں کے لیے متوازن تفریحات کا اہتمام،

(ج) تمباکو نوشی اور دیگر قبیح عادات و رجحانات کے سدّ باب کے عملی منصوبے،

(د) بیکاری اور افلاس کے علاج کے لیے مؤثر اقدام، وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام تعمیری مشاغل مسجدی قیادت کے زیر اہتمام ہوں گے۔ مجوزہ اقدامات سے مسجدی علاقہ میں نئی زندگی، نیا ولولہ جنم لے گا۔ جس سے جرم و عصیاں کی جڑیں کٹتی چلی جائیں گی اور مسجدی علاقہ کے عوام میں اتباعِ شریعت کا رجحان خود بخود راسخ ہوتا چلا جائے گا۔

اجتہاد اور تخلیقیت ناگزیر ہے

ظاہر ہے کہ جب تک مسجدی قیادت ان نئی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے پوری طرح تیار نہیں ہوتی اس وقت تک نفاذِ شریعت کے خواب کا شرمندۂ تعبیر ہونا محال ہے۔ اب جب کہ نفاذِ شریعت کا امید افزا اعلان کیا جا چکا ہے اور ہر چھوٹا بڑا اتباعِ شریعت پر آمادہ نظر آتا ہے، اس امر کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ مسجد اس سلسلہ میں اپنا مرکزی کردار خوش اسلوبی سے ادا کرے۔ اس کی واحد صورت مؤثر اور بامقصد عمل ہے، جس کے لیے تعمیرِ سیرت و کردار کے جدید طریقوں کا دانشمندانہ استعمال ناگزیر ہے۔

الغرض نفاذِ شریعت کے لیے اجتہاد اور تخلیقیت کے بغیر کسی قسم کی کامیابی قطعی ناممکن ہے۔ ویسے بھی دنیا کے تہی دست افراد کی حیثیت سے ہم دقیانوسی طریقوں کے مسموم عواقب کے مزید متحمل نہیں ہو سکتے۔